ماہنامہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جرمنی

اخبار احمدیہ

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT GERMANY

ایڈیٹر :- صادق محمد طاہر

جلد نمبر 3 . ماہ نبوت 1376 . ہجری شمسی مطابق نومبر 1997ء شمارہ نمبر 11

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"درد دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے"

"اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے تو اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جتنی لمبی وہ منزل ہوگی اتنا ہی زیادہ تیزی، کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہوگا۔ سو خدا تعالیٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کا بعد اور دوری بھی لمبی۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے۔ جس نے نماز ترک کردی وہ کیا پہنچے گا۔

اصل میں مسلمانوں نے جب سے نماز کو ترک کیا یا اسے دل کی تسکین آرام اور محبت سے اس کی حقیقت سے غافل ہو کر پڑھنا ترک کیا ہے۔ تب ہی سے اسلام کی حالت بھی معرض زوال میں آئی ہے۔ وہ زمانہ جس میں نمازیں سنوار کر پڑھی جاتی تھیں غور سے دیکھ لو۔ کہ اسلام کے واسطے کیسا تھا۔ ایک دفعہ تو اسلام نے تمام دنیا کو زیر پا کر دیا تھا۔ جب سے اسے ترک کیا وہ خود متروک ہوگئے ہیں۔ درد دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔ ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۵۵)

فرینکفرٹ میں کتابوں کے عظیم الشان میلے میں جماعت احمدیہ کی شرکت

جماعت احمدیہ جرمنی گذشتہ چھبیس سال سے سٹال لگا رہی ہے۔ ہزاروں افراد کو سلسلہ کے لٹریچر سے متعارف کروایا گیا

جرمنی کے شہر فرینکفرٹ میں گذشتہ انچاس سال سے کتابوں کے بین الاقوامی میلہ کا انعقاد ہوتا چلا آرہا ہے۔ یہ میلہ فرینکفرٹ کی وسیع و عریض عمارت Fest Halle میں ہر سال اکتوبر میں منعقد ہوتا ہے جہاں دنیا بھر کے اشاعتی ادارے سٹال لگا کر اپنی کتب متعارف کرواتے ہیں اس طرح عالمی سطح پر کتب کے تعارف کا یہ بہترین ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔ امسال یہ میلہ ۱۵ تا ۲۰ اکتوبر کو لگا جس میں جماعت احمدیہ جرمنی کو بھی اپنا سٹال لگانے کی توفیق ملی۔ (فالحمد للہ علیٰ ذلک)۔

یہ سٹال مختلف خوبصورت پوسٹرز سے مزین تھا جن مین قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تعارف کے متعلق اور اسی طرح ہمارے جرمن ترجمہ کے بارہ میں مختلف دانشوروں کی آراء اور مختلف کتب کے تعارف پر مشتمل پوسٹرز خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس سٹال میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے خلفاء کی بعض کتب کے جرمن زبان میں تراجم کے علاوہ متعدد یورپین زبانوں میں تراجم بھی موجود تھے جو کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ ہیں۔ نیز محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش کی کتب بھی رکھی گئیں۔

انتظامیہ کی طرف سے شائع شدہ ایک رپورٹ کے مطابق امسال مجموعی طور پر ایک سو سے زائد ممالک کے مختلف اداروں نے سٹال لگائے جن میں نیشنل سطح پر مختلف ممالک کی نمائندگی کے علاوہ پرائیویٹ طور پر بھی سٹال لگائے گئے یہ تنظیم دیگر ممالک کے مختلف مقامات پر بھی سالانہ نمائشوں کا انتظام کرواتی ہے جن میں بداپسٹ، پراگ، وارسا، بخارسٹ، ماسکو اور صوفیہ شامل ہیں۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے سٹال پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیحد مصروفیت رہی اور ہزاروں افراد یہاں آکر کتب دیکھتے اور حاصل کرتے رہے اس موقع پر ہزاروں کی تعداد میں مفت لٹریچر لوگوں نے حاصل کیا۔ جبکہ بعض اشاعتی اداروں نے قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کے آرڈر بھی بک کروائے جن میں جرمن ترجمہ سرفہرست ہے۔

اس میلہ کی چند دیگر خصوصیات یہ ہیں کہ براعظم یورپ کا یہ اہم ترین میلہ ہے جس میں ہر سال کسی ایک ملک کو خاص موضوع بنا کر اس سے متعلق تشہیر کی جاتی ہے اور جگہ جگہ اس ملک سے متعلق معلوماتی پوسٹرز آویزاں و چسپاں کئے جاتے ہیں۔ گذشتہ سال آئرلینڈ

☆☆ باقی صفحہ 2 پر ☆☆

تحریک جدید کی مالی قربانی میں جماعت احمدیہ جرمنی دنیا بھر میں تیسرے نمبر پر رہی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اظہار خوشنودی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 31 اکتوبر 1997ء کو تحریک جدید کے مالی سال 98-1997 کا اعلان فرماتے ہوئے اس بات پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ سال 97-1996 میں جماعت احمدیہ جرمنی اللہ کے فضل سے امریکہ اور پاکستان کے بعد تیسرے نمبر پر رہی۔ حضور انور نے امریکہ کے عزم کی تکمیل پر انہیں مبارکباد پیش کرنے کے بعد دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والی پاکستان اور جرمنی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"پاکستان نے بھی ترقی کی، ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ جرمنی کو تو ہم نے پیچھے کرکے چھوڑنا ہے آخر کردیا اور اب اللہ کے فضل سے اتنی ترقی کی ہے کہ اس دو سال کے اندر کہ جرمنی ان سے بہت پیچھے رہ گیا ہے مگر جرمنی سے اس کا شکوہ نہیں کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ اس جماعت کے اور بے حد اخراجات ہیں تبلیغ کے اور دوسرے اور وہ متوازن قدم بڑھا رہے ہیں مگر ان کی اتنی توفیق ہے ہی نہیں کہ وہ اس مقابلے میں اب شامل ہوسکیں۔ تحریک جدید میں امریکہ اور پاکستان دونوں نے ان کو بہت پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ مجموعی وصولی کے لحاظ سے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے امریکہ اول، پاکستان دوم، جرمنی تیسری پوزیشن میں ہے برطانیہ چوتھی پوزیشن میں ہے..."

حضور انور کے مذکورہ بالا ارشادات جہاں احباب جماعت جرمنی کے لئے مژدہ جاں فزاء کی حیثیت رکھتے ہیں وہاں مزید قدم آگے بڑھانے کا پیغام بھی دیتے ہیں۔

اس ضمن میں نیشنل سیکرٹری صاحب تحریک جدید سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ تمام جماعتوں کی طرف سے مبلغ آٹھ لاکھ تیس ہزار ساٹھ صد ستر مارک کے وعدہ جات موصول ہوئے جبکہ ہمارا ٹارگٹ آٹھ لاکھ

☆☆ باقی صفحہ 2 پر ☆☆

فرینکفرٹ میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق جماعت احمدیہ کا یہ ایمان ہے کہ اگر کوئی فیض مل سکتا ہے تو صرف خاتم النبیین حضرت اقدس محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے ہی مل سکتا ہے اور جماعت احمدیہ کا قیام بھی آنحضورؐ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق آپ کی اتباع میں ہوا۔ اس لئے جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کو دل و جان سے اپنا فریضہ سمجھتے ہوئے آپ کی بابرکت سیرت کے تذکرہ کے لئے مختلف تقاریب کا انعقاد کرتی رہتی ہے اسی سلسلے میں جماعت احمدیہ فرینکفرٹ سٹی کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد کی سعادت ملی جس کی رپورٹ کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

۲۸ ستمبر ۱۹۹۷ء کو بیت القیوم نیدر رایش باخ میں منعقد ہونے والے اس جلسہ کی صدارت مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج جرمنی نے کی تلاوت قرآن پاک (مع اردو، جرمن ترجمہ) کے بعد حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا گیا۔ پہلی تقریر مکرم طاہر محمود صاحب نے 'محسن انسانیت' کے موضوع پر کی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے اس حسین پہلو پر سیر حاصل گفتگو کرتے ہوئے بعض غیر مسلم دانشوروں کی آراء بھی پڑھ کر سنائیں جن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانیت کے لئے نجات دہندہ قرار دیا گیا ہے اور بلا تمیز رنگ و نسل آپ کی خدمات جلیلہ کا اعتراف کرتے ہوئے کہا گیا کہ اس دور کے امن کے تقاضوں کو مساوات محمدی کے ذریعہ ہی حل کیا جاسکتا ہے۔

اس کے بعد عزیزم مبین احمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدا تعالیٰ سے محبت اور اس کی طرف سے لوگوں کو بلانے کے لئے آپ میں پائی جانے والی سچی تڑپ سے متعلق چند ایمان افروز واقعات سنائے کہ کس طرح آپ نے خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلانے کے لئے مختلف طریق استعمال کئے تاکہ دنیا خدا کے قرب کے حصول کی راہ پر گامزن ہو جائے۔

عزیزم شمائل احمد صاحب نے جرمن زبان میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کے بعض ایمان افروز واقعات سنائے اور پھر تین چھوٹے بچوں عزیزان حسنات احمد، حماد احمد، عنصر سعید مقصود نے 'علیک الصلوٰۃ علیک السلام' کا مشہور ترانہ بہت دلکش آواز میں سنایا جس سے فضا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی آوازیں گونجنے لگیں۔

☆☆ باقی صفحہ 4 پر ☆☆

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب (مرحوم) کی یاد میں

گوئتھے یونیورسٹی فرینکفرٹ میں ایک سیمینار کا انعقاد

مؤرخہ 8 نومبر 1997ء کی شام گوئتھے یونیورسٹی فرینکفرٹ میں اردو جرمن کلچرل سوسائٹی کے زیر اہتمام محترم پروفیسر عبدالسلام صاحب مرحوم و مغفور کی یاد میں ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف مکاتیب فکر سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہوئے۔

اس میں یونیورسٹی آف تھیوریٹیکل فزکس میونخ سے تعلق رکھنے والے ایک جرمن سائنسدان پروفیسر Dr. Karl Koller نے بھی خطاب کیا انہوں نے محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کے بعض اوصاف کو بیان کرتے ہوئے سائنسی دنیا میں آپ کی خدمات کو سراہا۔ اسی طرح Karlsruhe (جرمنی) کی ایک یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والے محترم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب طاہر نے بھی ڈاکٹر صاحب کے کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ ڈاکٹر صاحب نے

☆☆ باقی صفحہ 4 پر ☆☆

نماز باجماعت —— اور درس عبرت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیان فرمودہ تفسیر کی روشنی میں

*** مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم، مبلغ انچارج جرمنی ***

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ الروم میں فرماتا ہے:۔

اقیموا الصلوۃ ولا تکونوا من المشرکین

یعنی تم سب نماز باجماعت ادا کرو اور مشرکوں میں سے مت بنو۔

اس کا صاف مطلب ہے کہ نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کا مرتکب شرک کا مرتکب سمجھا جائے گا اور شرک وہ گناہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء (سورۃ النساء آیت ۴۹) یعنی اللہ تعالیٰ ہرگز اس بات کو معاف نہیں کرے گا کہ کسی کو اس کا شریک قرار دیا جائے اور جو گناہ اس سے ادنیٰ ہو اسے جس کے حق میں چاہے گا معاف کر دے گا۔

حدیث شریف میں ہے " عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لقد ھممت ان آمر بحطب فیحطب ثم آمر بالصلوۃ فیؤذن لھا ثم آمر رجلا فیؤم الناس ثم اخالف الی رجال و فی روایۃ لا یشھدون الصلوۃ فاحرق علیھم بیوتھم والذی نفسی بیدہ لو یعلم احدھم انہ یجد عرقا سمینا او مرماتین حسنتین لشھد العشاء۔

(بخاری باب وجوب صلاۃ الجماعۃ)

" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ میں ایندھن اکٹھا کرنے کا حکم دوں اور وہ اکٹھا کیا جائے اور پھر میں نماز کے لئے حکم دوں اور اس کے لئے اذان دے دی جائے۔ پھر میں کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی نماز میں امامت کرے اور میں ان لوگوں کے گھروں کی طرف جاؤں (جو نماز باجماعت میں نہیں آئے) اور ان کے گھروں کو ان کے سمیت جلا دوں اور مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ان (نماز باجماعت میں شامل نہ ہونے والوں) میں سے کوئی جانتا کہ اسے گوشت کا موٹا ٹکڑا ملے گا یا اچھے سے پائے بکری کے ملیں گے تو وہ ضرور عشاء کی نماز میں حاضر ہوتا۔" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سراپا رحمت تھے جن کو قرآن کریم نے رحمۃ للعلمین کے لقب سے سرفراز فرمایا وہ نماز باجماعت میں شریک نہ ہونے والوں کیلئے اس عزم کا اظہار فرما رہے ہیں۔

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جن کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پیشگوئی میں ہے "کان اللہ نزل من السماء" گویا کہ خدا تعالیٰ آسمان سے نیچے اتر آیا ہے) قرآن کریم کی اقامت صلوۃ سے متعلق آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

" الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ

قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا ہے نماز باجماعت کا حکم دیا ہے خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اہم اصول دین میں سے ہے بلکہ قرآن کریم کی آیات کو دیکھ کر کہ جب بھی نماز کا حکم بیان ہوا ہے نماز باجماعت کے الفاظ میں ہوا ہے تو صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نماز تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے سوائے اس کے کہ ناقابل علاج مجبوری ہو۔

پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان (بھول جانا) یا دوسرے مسلمان کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہوگی اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا.... اصل حکم یہ ہے کہ فرض نماز کو باجماعت ادا کیا جائے۔ اور بغیر جماعت کے نماز صرف مجبوری کے ماتحت جائز ہے جیسے کوئی کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو اسے بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے پس جس طرح کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو لیکن بیٹھ کر پڑھے تو یقیناً وہ گنہگار ہوگا اسی طرح جسے باجماعت نماز کا موقع مل سکے مگر وہ باجماعت نماز ادا نہ کرے تو وہ بھی گنہگار ہوگا۔"

(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۱۰۵-۱۰۶)

قرآن کریم کی سورۃ المومنون کی ابتدائی آیات میں کامیاب ہونے والے مومنوں کی جو صفات بیان کی گئی ہیں ان میں سے ایک صفت یہ بیان کی ہے کہ

والذین ھم علی صلوتھم یحافظون (آیت ۱۰)

اور جو لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ اس کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"وہ لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہاں نماز کا لفظ جمع کی صورت میں آیا ہے پس اس سے ایک تو اس طرف اشارہ ہے کہ وہ ہر قسم کی نمازیں یعنی فرائض اور نوافل اچھی طرح سے ادا کرتے ہیں اور دوسرے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اپنی قوم میں سے ہر ایک کی جسمانی عبادت کی حفاظت کرتے ہیں یعنی دیکھتے رہتے ہیں کہ ان کی اولاد، ان کی بیویاں، ان کے رشتہ دار اور ان کے ہمسایہ اور ان کی سب قوم نماز کی پابند ہے یا نہیں کیونکہ جب تک سارے خاندان بلکہ ساری قوم کے اعمال درست نہ ہوں اس وقت تک انسان کا اپنا عمل بھی خطرہ سے باہر نہیں رہ سکتا...... اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:۔

قوا انفسکم واھلیکم نارا (سورۃ التحریم آیت ۷)

یعنی اے میرے بندو نہ صرف اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی آگ سے بچاؤ تمہارا صرف اپنے آپ کو آگ سے بچا لینا کافی نہیں بلکہ دوسروں کو بچانا بھی ضروری ہے کیونکہ اگر دوسرا نہیں بچیگا تو وہ تمہیں بھی لے ڈوبے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۱۳۴-۱۳۵)

اس سلسلہ میں خاص طور پر بچوں کی اصلاح کیلئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز باجماعت کی پابندی کو ضروری قرار دیا ہے۔ آپ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کیلئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر کوئی چیز نیکی کیلئے ایسی مؤثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہے۔ اگر میں ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر (سورۃ العنکبوت آیت ۴۶) کی پوری پوری تشریح نہ کر سکوں تو میں اپنی زبان کا قصور سمجھوں گا ورنہ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند انسان خواہ وہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے پھر بھی میرے نزدیک اس کی اصلاح کا موقع ہاتھ سے نہیں گیا ایک شمہ بھر، ایک رائی کے برابر بھی میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو اور پھر اس کی اصلاح کا کوئی موقعہ نہ رہے۔ خواہ وہ کتنا ہی بدیوں میں مبتلا کیوں نہ ہو گیا ہو۔

نیکی کے متعلق نماز کے مؤثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لئے اصلاح کا موقعہ ہے اگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو۔ میرے نزدیک ان ماں باپ سے بڑھ کر اولاد کا کوئی دشمن نہیں جو بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے...... بڑا آدمی اگر خود باجماعت نماز نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خونی اور قاتل ہیں۔ اگر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالیں تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آسکتا کہ یہ کہا جاسکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے اور وہ قابل علاج نہیں....."

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹۳۵ء ماخوذ از الازھار لذوات الخمار)

بقیہ:۔ فرینکفرٹ میں کتابوں کا میلہ

خاص موضوع تھا جبکہ امسال پرتگال کے ملک کو مخصوص کیا گیا تھا۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے اس میلہ میں سٹال لگانے کا خیال آج سے چھبیس برس قبل معروف جرمن احمدی سکالر محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش کو آیا۔ آپ گذشتہ پچیس سال تک مسلسل ہر سال سٹال پر تشریف لا کر جماعت احمدیہ کی نمائندگی کا حق ادا کرتے رہے ہیں۔ امسال باوجود خواہش کے اس لئے شامل نہ ہو سکے کہ انہیں ملک سے باہر ایک سفر پر جانا پڑا چنانچہ آپ کی کمی شدید طور پر محسوس کی گئی اسی طرح آپ تاشقند کے دورہ کے دوران دل کا دورہ پڑنے سے علیل بھی ہوگئے چنانچہ جرمنی کے متعلقہ شعبہ کی معاونت سے خصوصی طیارہ کے ذریعہ آپ کو جرمنی لایا گیا جہاں آپ کا بائی پاس آپریشن ہوا اور اب ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق آپ آرام کر رہے ہیں تاہم آپ مستقلی میں بھی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے رہتے ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نافع الناس وجود کو صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ کی خدمات کا سلسلہ ممتد فرماتے ہوئے آپ کو اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔

حسب سابق امسال بھی جماعت احمدیہ جرمنی کے مختلف مقامات سے تعلق رکھنے والے متعدد احباب نے سٹال پر اپنے مفوضہ فرائض کو خوش اسلوبی سے ادا کیا جن میں محترم مولانا عبدالباسط صاحب طارق مربی سلسلہ، مکرم مولانا مبارک احمد صاحب تنویر مربی سلسلہ، عزیزم مکرم فہیم احمد صاحب ناصر اور مکرم داؤد احمد صاحب مجوکہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں کام کرنے والے تمام احباب کی خدمت کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے ان کی دین و دنیا سنوار دے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے مزید مقبول خدمات کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ (آمین)

(رپورٹ :- انچارج شعبہ اشاعت جرمنی)

بقیہ:۔ تحریک جدید میں جرمنی کی تیسری پوزیشن

پچیس ہزار مارک کا تھا اس طرح پانچ ہزار سات صد ستر مارک کے زائد وعدہ جات ملے اور اس کے مقابل پر اللہ کے فضل سے آٹھ لاکھ سینتالیس ہزار آٹھ صد مارک وصولی ہوئی اس طرح وصولی وعدہ جات سے بھی سترہ ہزار مارک بڑھ گئی۔ الحمد للہ علی ذلک۔

یہ اعداد و شمار ماہ اکتوبر کے تیسرے ہفتہ تک کے ہیں جبکہ مزید وصولیات کی اطلاعات مل رہی ہیں 1995-96 میں اس تحریک میں حصہ لینے والے مجاہدین کی تعداد بارہ ہزار چار صد چھیانوے تھی جبکہ اللہ کے فضل سے اس تعداد میں بھی اضافہ ہوا اور 1996-97 میں یہ تعداد بڑھ کر چودہ ہزار آٹھ صد باسٹھ تک پہنچ گئی اب سال نو کے لئے خدا کے فضلوں سے مزید ترقیات کی امید رکھتے ہوئے گیارہ لاکھ مارک کا ٹارگٹ مقرر کیا گیا ہے۔

محترم سیکرٹری صاحب تحریک جدید نے مزید بتایا کہ اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ امسال چار بار "یوم تحریک جدید" منایا جائے گا جس میں مطالبہ تحریک جدید میں سے ایک مطالبہ "سادگی" پر عمل کر کے اس کے نتیجہ میں ہونے والی بچت تحریک جدید کی مد میں ادا کی جائے گی۔ (انشاء اللہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کے ارشادات کے مطابق بڑھ چڑھ کر مقبول قربانیوں کی توفیق عطا فرماتا رہے اور اپنے پیارے خلیفہ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بناتا رہے۔ (آمین)

نزلہ زکام فلو کیلئے مفید نسخہ

Bacillinum,	200
Influenzinum	200
Nat-Mur	200

تینوں ملا کر پہلے 3/4 دن روزانہ ایک بار پھر ہفتہ میں ایک بار

(شعبہ ہومیوپیتھی جرمنی)

جرمن لٹریچر کا مختصر تعارف

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں جرمن لٹریچر کا مختصر تعارف سلسلہ وار پیش کیا جارہا ہے (یہ اس کی تیسری قسط ہے) امید ہے احباب جماعت دعوت الی اللہ کی مہم میں اس سے بھرپور استفادہ فرمائیں گے۔ (ادارہ)

„ EINE AUSWAHL AUS DEN SCHRIFTEN DES VERHEISSENEN MESSIAS "

یہ کتاب مندرجہ ذیل موضوعات پر سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور تحریرات سے انتخاب پر مشتمل ہے۔ خدا کا اپنے پیارے بندوں کے ساتھ سلوک، مسیح موعودؑ کی آمد کا مقصد، غیروں کی بدخواہی، وحی و الہام، جہاد، حیات بعد الموت، روح، یاجوج ماجوج کی اصل حقیقت وغیرہ...... جرمن ترجمہ مکرم ھدایت اللہ صاحب ھبش اور مکرم طارق جبیب صاحب گڈٹ نے کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس وسیع روحانی مائدہ میں سے ہر قسم کے زمانی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تھوڑا سا نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ جس کی اطلاع پیشگوئی کے رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل دی تھی۔

یہ کتاب بھی صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کی گئی تھی۔ یہ کتاب بھی ان لوگوں کو دیں جو اس سے کماحقہ فائدہ اٹھانے کا اہل ہوں۔

„ ISLAM IDEE UND PRAXIS "

یہ کتاب "اسلام، نظریہ اور عمل" کے عنوان سے مسعود احمد صاحب جہلمی مرحوم کی تصنیف ہے۔ اسلام کے بارے میں نظریاتی اور عملی معلومات کا یہ مجموعہ ہے ۱۴۰ صفحات میں ہر ایک شخص کے لئے جو مذہب اسلام کا قریب سے جائزہ لینا چاہتا ہے کافی مواد موجود ہے۔ اس کا نظر ثانی شدہ ایڈیشن اسلام کے بنیادی موضوعات کی تشریح کرتا ہے۔ مثلاً نبوت، فرشتے، نماز اور قرآن کریم کا تعارف، عورت کا مقام وغیرہ.... زبان بہت سادہ اور عام فہم ہے۔ اس معیار کی کتاب سے مصنف نے گذشتہ کئی سالوں سے ان علاقوں میں اہم خدمات بھی انجام دیں جہاں جرمن زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ مذکورہ موضوعات پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کی ضرورت ہو تو یہ کتاب دوستوں کو پیش کریں۔

„ ISLAM FÜR DEN HEUTIGEN MENSCHEN "

"اسلام آج کے دور کے انسانوں کے لئے" کے موضوع پر یہ کتاب حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف ہے۔ دنیا میں پھیلے ہوئے مذاہب میں سے ایک مذہب یعنی اسلام کی تاریخ، اس کے احکامات، ایمانیات، اعمال اور روایات کا بہترین ممکنہ تعارف آپ کے سامنے ہے۔ اس کتاب میں اسلام کی اندرونی تصویر پیش کی گئی ہے جو نوع انسانی کے قریباً ایک چوتھائی میں جاری ہونے کا مدعی ہے۔ اور ملائشیا سے لے کر مراکش تک کے ممالک کے باشندوں کے طرز زندگی استوار کرنے میں اس کا نمایاں حصہ ہے۔

مصنف نے واضح فرمایا ہے کہ اسلام نے آج تک انسان کو کیا دیا اور بنی نوع انسان کی آخری امید گاہ اسلام کیوں ہے۔ جو لوگ بنی نوع انسان پر اسلام کے ماضی کے گہرے اثرات کا مطالعہ کرنا چاہتے ہوں نیز مستقبل کے ممکنہ اثرات کا جائزہ لینا چاہتے ہوں ان کو یہ کتاب ضرور پیش کریں۔

„ DIE PHILOSOPHIE DER LEHREN DES ISLAMS "

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ مضمون ایک مذہبی کانفرنس کے لئے لکھا۔ یہ کانفرنس لاہور میں دسمبر ۱۸۹۶ء میں منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس میں مختلف مذاہب کے نمائندوں نے اپنی الہامی کتب کی روشنی میں مندرجہ ذیل سوالات کے جواب پیش کئے۔

۱:۔ انسان کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی حالتیں۔ ۲:۔ انسان کی زندگی کے بعد کی حالت یعنی عقبیٰ۔ ۳:۔ دنیا میں انسان کی ہستی کی اصل غرض کیا ہے اور وہ غرض کس طرح پوری ہوسکتی ہے۔ ۴:۔ اعمال کا اثر دنیا اور آخرت یعنی عاقبت میں کیا ہوتا ہے۔ ۵:۔ علم یعنی گیان اور معرفت کے ذرائع کے کیا کیا ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مضمون کو حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھ کر سنایا۔ چونکہ مکمل مضمون اپنی طوالت کی وجہ سے ایک دن میں نہیں پڑھا جاسکتا تھا، کانفرنس ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ کانفرنس کے بعد ملک کے قابل ذکر اخباروں نے اس مضمون کی دل کھول کر تعریف کی اور اس مضمون کو سب سے بالا قرار دیا۔

حضور اقدسؑ نے اس مضمون کے کانفرنس میں پڑھے جانے سے قبل ہی بذریعہ وحی اطلاع پا کر ایک اشتہار کے ذریعے اعلان فرما دیا تھا کہ یہ مضمون سب سے بالا رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس کو بعد میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے شائع کردیا گیا۔ اب تک اس کے کئی ایڈیشن اردو اور انگریزی میں شائع ہوچکے ہیں علاوہ ازیں مغربی مفکرین نے اس لیکچر کو بے حد سراہا مثلاً تھیوسوفیکل بک نوٹس میں لکھا ہے کہ یہ کتاب محمدؐ کے مذہب کی بہترین اور سب سے زیادہ دلکش تصویر ہے۔ سپرَ جوئیل بوٹسن نے لکھا یہ کتاب بنی نوع انسان کے لئے ایک خالص بشارت ہے۔ مذکورہ بالا پانچوں سوالوں کے جوابات اس میں نہایت جامع طور پر دیئے گئے ہیں۔ یہ کتاب تحفہ کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے۔ متعصب دشمن بھی جب اس کو پڑھتا ہے، وہ اسلام کی خوبیوں کا قائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ کتاب حسین اسلامی تعلیم کی خوبیوں کو پیش کرنے کے لئے آپ کے پاس ایک نعمت ہے۔ اس لئے کتاب پیش کرنے سے پہلے مذکورہ بالا پانچوں سوال ذہن میں رکھیں اور ان کے جواب میں یہ پیش کریں۔

„ BEFREIUNG VON DER SÜNDE "

یہ مضمون بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اردو زبان میں تحریر فرمایا۔ اس کا انگلش ترجمہ "Review of Religions" میں سنہ ۱۹۰۲ء میں شائع ہوا۔ اس زمانہ کی ایک معروف ادبی شخصیت ٹالسٹائے (Tolstoi) نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ "میں دو مضامین کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا" ۱:۔ گناہوں سے نجات، ۲:۔ حیاۃ آخرت۔ اس نے لکھا کہ یہ مضامین بہت گہری سچائیوں کے حامل ہیں۔ یہ تبصرہ سنہ ۱۹۱۱ء میں "Review of Religions" میں شائع ہوا۔

یہ مضمون اس دعوت فکر کے ساتھ شروع ہوتا ہے کہ گناہ کا زہر دنیا میں کہاں کہاں اور کس حد تک پھیل چکا ہے۔ اس مضمون میں گناہوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے ممکنہ طریقوں پر سیر حاصل بحث کر کے ان سے منطقی نتائج اخذ کئے گئے ہیں۔ یعنی اسلام کی تعلیم کی روشنی میں گناہوں سے نجات کے حقیقی طریقے بتائے گئے ہیں۔ مثلاً ذات باری تعالیٰ کے متعلق صفات الٰہی کے تحت لائحہ عمل یعنی گہرا مطالعہ، غور و فکر اور اس کے نتیجہ میں یقین کامل، مضبوط عزم اور عملی اقدامات، ایمان اور معرفت الٰہی اور ذات حق پر یقین کامل کی وجہ سے پیدا ہونے والے اعمال صالحہ ہی گناہوں سے نجات کا موجب ہوتے ہیں۔ بعض سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔ مثلاً اسلام اور جہاد، مصلح کا کردار، حضرت عیسیٰؑ کی قربانی اور شفاعت (کفارہ)۔

عیسائیت کی گود میں پلنے والے مغربی معاشرہ کے افراد کے لئے یہ کتاب خصوصی دلچسپی کی حامل ہوسکتی ہے۔ لیکن جو لوگ مذہب سے برگشتہ ہیں۔ جو گناہ و ثواب کے موضوع پر دلچسپی نہیں رکھتے اور نہ ہی حیات آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ (جس میں ان کے اعمال کے بارے میں جواب طلبی کی جائے گی) ان کو ایسے ابتدائی امور کا قائل کئے بغیر یہ کتاب پیش کرنا قبل از وقت ہوگا۔

„ VIERZIG SCHÖNE EDELSTEINE "

یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کا ایک مختصر مجموعہ ہے جو کہ شرح کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی وحی مبارک کے الفاظ ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ احادیث مبارکہ بھی ایک مسلمان کے لئے ھدایت اور علم کا سرچشمہ ہیں۔ کیونکہ وہ مختلف زاویوں سے قرآن کریم کی آیات پر روشنی ڈالتی ہیں۔ احادیث کا یہ انتخاب جو یہاں پیش خدمت ہے اس میں چالیس ایسی حکمتیں جمع ہیں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں اور دوسرے انسانوں کے دلوں میں ڈالیں۔ ان کی شرح ایک معروف عالم احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑے دل پذیر انداز میں کی ہے۔ یہ مجموعہ ان ضروری کتب میں شامل ہے جو کہ جرمن زبان میں اب تک حدیث اور ان کے متعلق شائع ہوئی ہیں۔ یہ ہر اس انسان کے لئے نمایاں طور پر مفید ہے جو اسلامی تعلیمات اور اس پر عمل کرنے میں دلچسپی لینا چاہے۔

„ DER VERHEISSEN MESSIAS "

اس کتابچہ میں حضرت مرزا مبارک احمد صاحب نے اپنے دادا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سیرت بیان کی ہے۔ انہوں نے متعدد ایسے واقعات کا ذکر کیا ہے جن سے ان کا پر نور اور غیر معمولی درجہ ظاہر ہوتا ہے۔ جو بھی حضرت احمدؑ کی بعثت ثانی اور دعویٰ مہدویت اور مسیح موعود کے دعوی کو پرکھنا چاہتا ہو اس کتابچہ میں کئی ایسی ایمان افروز مثالیں ملیں گی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے کس طرح اس زمانہ کے لوگوں کو اپنی قابل تقلید مثالی زندگی سے پر محبت کا پیغام دیا۔ کسی مرسل کی بعثت کا مقصد صرف پیغام حق پہنچانا نہیں ہوتا بلکہ ان احکامات کو اپنی ذات میں جاری کرنا اور ان پر تمام دنیا کو عمل کر کے دکھانا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پاکیزہ زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روشناس کروائیں اور ان کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سیرت سے بھی آگاہ کریں۔ یہ کتاب اس مقصد کو پورا کرتی ہے۔

„ AHMADIYYAT EINE BEWEGUNG DES ISLAM "

"احمدیت اسلام کی ایک تحریک" جماعت احمدیہ وہ واحد جماعت ہے جو نظریاتی اور عملی طور پر حقیقی اسلام کی نمائندگی کا دعویٰ کرتی ہے۔ لیکن جماعت کے بارہ میں بہت سی جگہوں پر مختلف غلط فہمیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ یہ لٹابچہ جو کئی سال پیشتر ایک بہت چھوٹے سے کتابچے کی صورت میں پہلی بار شائع ہوا تھا۔ یہ اس اصلاحی اسلامی جماعت کی تعلیم اور تاریخ کا ایک مختصر مگر دلنشین جائزہ پیش کرتا ہے۔ جماعت کا تعارف کراتے ہوئے اس لٹابچہ میں مندرجہ ذیل عناوین پر بحث کی گئی ہے۔

جماعت احمدیہ کی شاخیں، اسلام کی حقیقت، محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی اشاعت اور تبلیغ میں جماعت کی مصروفیت وغیرہ...... جن دوستوں کو جماعت کا تعارف اور اس کے اغراض و مقاصد اور اس کی مساعی سے آگاہ کرنا مقصود ہو ان کو یہ کتابچہ پیش کریں۔

☆ باقی آئندہ انشاء اللہ ☆

جرمنی میں پہلے باقاعدہ مبلغ سلسلہ

محترم چوہدری عبداللطیف صاحب طویل علالت کے بعد ہمبرگ میں وفات پاگئے

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

(نامہ نگار خصوصی) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جرمنی میں پہلے باقاعدہ مبلغ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب طویل علالت کے بعد مؤرخہ ۱۷ نومبر ۱۹۹۷ کو صبح چار بجے ہمبرگ میں وفات پاگئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو ایک لمبا عرصہ جرمنی میں خدمات دینیہ کی توفیق ملی۔

مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مرحوم ۷ جولائی ۱۹۱۵ کو بہادر پور ضلع ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم چوہدری عطا محمد صاحب انڈین سول سروس کے ملازم تھے پاکستان بننے کے بعد تحصیل دار کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ بعد از ریٹائر منٹ صدر انجمن احمدیہ میں مختار عام اور ناظم جائیداد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مسجد احمدیہ فیصل آباد آپ ہی کی زیر نگرانی تعمیر ہوئی۔ بہت عبادت گذار اور دعاگو بزرگ تھے۔

مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مرحوم نے گورنمنٹ کالج لائل پور (فیصل آباد) سے ۱۹۳۶ میں بی۔ اے کرنے کے بعد سول سروس میں ملازمت کرنے کا ارادہ کیا اور اس غرض سے آپ کا انتخاب بھی ہوگیا تھا لیکن آپ نے سول سروس کی بجائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زیر انتظام خدمات دینیہ بجالانے کو ترجیح دی اور ۱۹۳۹ میں تحریک جدید کے تحت زندگی وقف کر کے قادیان چلے گئے جہاں آپ نے دیگر واقفین زندگی کے ساتھ دینی تربیت حاصل کی۔ ۱۹۴۵ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن پانچ مبلغین کو بیرون از ملک تقرر فرمایا ان میں سے ایک آپ بھی تھے۔ یہ پانچوں مبلغ مبلغین لندن پہنچے، چوہدری صاحب مرحوم کچھ عرصہ لندن میں قیام کے بعد سوئٹزر لینڈ چلے گئے۔ آپ ۱۹۴۹ میں جرمنی کے شہر ہمبرگ میں وارد ہوئے اور ایک کمرہ کرایہ پر حاصل کر کے بطور مبلغ اسلام خدمات دینیہ میں مصروف ہوگئے۔

فروری ۱۹۵۲ میں بذریعہ بحری جہاز آپ کے اہل وعیال بھی جرمنی پہنچ گئے۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ ۱۹۵۵ میں جب ہمبرگ تشریف لائے تو مکرم چوہدری صاحب مرحوم کی خدمات دینیہ سے بے حد خوش ہوئے اور چوہدری صاحب کو ولی اللہ قرار دیتے ہوئے آپ کے کام کی تعریف فرمائی نیز چوہدری صاحب کو بمع اہل وعیال لندن آنے کی دعوت دی اور قریباً ایک ماہ اپنے پاس ٹھہرایا۔

چوہدری صاحب مرحوم کو ۱۹۵۷ میں مسجد فضل عمر تعمیر کروانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ہمبرگ شہر میں تعمیر ہونے والی یہ پہلی مسجد ہے۔ ۱۹۵۹ میں مسجد نور فرینکفرٹ کی تعمیر بھی چوہدری صاحب کی زیر نگرانی مکمل ہوئی اور یہ بھی فرینکفرٹ شہر کی پہلی مسجد ہے۔ علاوہ ازیں چوہدری صاحب مرحوم کو ہیگ ہالینڈ میں بھی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔

چوہدری صاحب مرحوم کو جرمنی کے علاوہ سکنڈے نیوین ممالک اور سوئٹزرلینڈ میں بھی تبلیغ اسلام کا موقع ملا۔ جرمنی کے پہلے صدر مسٹر ہوئس (Heuss) کو قرآن کریم کا جرمن ترجمہ بھی چوہدری صاحب مرحوم نے پیش کیا۔ علاوہ ازیں شاہ ایران، سابق صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان اور متعدد دیگر اہم شخصیتوں سے ملاقات کر کے اسلامی لٹریچر پیش کرنے کا موقع بھی چوہدری صاحب مرحوم کو میسر آیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ جولائی ۱۹۶۷ میں جب ہمبرگ تشریف لائے اور بعد میں بھی متعدد بار جرمنی کا دورہ کیا تو مکرم چوہدری صاحب مرحوم کو حضور کی مہمان نوازی کی سعادت نصیب ہوئی علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاحبزادی حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ اور متعدد افراد خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف اوقات میں ہمبرگ تشریف لانے پر چوہدری صاحب مرحوم کو ان کی خدمت کی سعادت ملتی رہی۔

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی متعدد بار ہمبرگ تشریف لائے اور چوہدری صاحب مرحوم کے ہاں قیام فرمایا۔

مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مرحوم نے اپنی اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی، دو بیٹے اور ایک نواسی بطور یادگار چھوڑے ہیں جو کہ جرمنی کے شہر ہمبرگ میں رہائش پذیر ہیں۔ اسی طرح مرحوم کے تین بھائی اور ایک ہمشیرہ پاکستان میں رہائش پذیر ہیں۔ ادارہ اخبار احمدیہ جرمنی محترم چوہدری عبداللطیف مرحوم کے جملہ لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے خدا کے حضور دعاگو ہے کہ مولا کریم آپ کی خدمات کو قبول کرتے ہوئے آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کی خوبیوں اور نیکیوں کو آپ کی نسلوں میں بھی جاری فرماتا رہے۔

بقیہ: پروفیسر عبدالسلام کی یاد میں سیمینار

سائنس کو تمام دنیا خصوصاً تیسری دنیا کے ممالک میں وسیع پیمانے پر متعارف کروانے کے سلسلے میں بہت اہم کردار ادا کیا اور انہوں نے بڑے افسوس کے ساتھ بیان کیا کہ ڈاکٹر سلام صاحب نے نوبل انعام کے حصول کے بعد بھی پاکستان سے تعلق رکھا مگر آپ کی قدر نہ کی گئی اور آپ کے وجود سے استفادہ نہ کیا گیا۔

برطانیہ سے تشریف لائے ہوئے برمنگھم یونیورسٹی کے پروفیسر سعید درانی صاحب نے انگریزی زبان میں بڑے دلچسپ اور خوبصورت انداز میں خطاب کیا۔ انہوں نے سب سے پہلے نوبل پرائز کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ نوبل پرائز کو ممن درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جو کہ مختلف کام کرنے والوں کی نوعیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں سب سے اعلیٰ درجہ کا اعزاز محترم پروفیسر عبدالسلام صاحب کو حاصل ہوا اور ان کی سائنسی خدمات کے اعتراف کے طور پر اس نوبل انعام کا حقدار قرار دیا گیا۔

محترم پروفیسر درانی صاحب نے مختلف سائنسدانوں کی آراء کا بھی ذکر کیا جن میں انہوں نے ڈاکٹر سلام صاحب مرحوم کی خوبیوں کو بیان کیا ہے اور آپ کی زندگی کے بعض دلچسپ واقعات کا تذکرہ بڑے خوبصورت انداز میں کیا اور بتایا کہ

پروفیسر عبدالسلام صاحب سائنس کے میدان میں دنیا کی قد آور شخصیات میں سے تھے۔ انہوں نے پروفیسر عبدالسلام صاحب مرحوم کی تعلیمی قابلیتوں اور اس دوران حاصل کئے جانے والے اعزازات اور آپ کی زندگی کا خاکہ بڑے جامع انداز میں مختصر واقعات کے ساتھ مزین کر کے پیش کیا۔ انہوں نے ڈاکٹر سلام صاحب کے بارہ میں حکومت پاکستان کی مختلف اہم شخصیتوں سے ملاقات کا ذکر کیا اور اس بارہ میں ان کے دعاوی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح ان شخصیتوں نے سرد مہری کا مظاہرہ کیا۔

اپنی تقریر کے اختتام پر انہوں نے ڈاکٹر صاحب کی چند تصاویر سلائیڈز پروجیکٹر کے ذریعہ دکھائیں جن میں محترم پروفیسر عبدالسلام صاحب کی چودہ سال کی عمر میں لی گئی ایک تصویر بھی تھی۔ عینک اور پگڑی کے ساتھ یہ خوبصورت تصویر محترم ڈاکٹر صاحب کی بچپن میں ہی قابلیت اور روشن دماغی کا عکس پیش کر رہی تھی۔

محترم سعید درانی صاحب کے دلچسپ اور پرلطف خطاب کے بعد پروفیسر عبدالسلام صاحب کے ساتھ مل کر کام کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے پروفیسر فہیم حسین صاحب نے ڈاکٹر صاحب مرحوم کے زمانہ طالب علمی کے چند واقعات سنائے اور شروع ہی سے ان کے معروف ہونے اور ان کی قابلیت کے نمایاں آثار کا ذکر کیا اور ایک سائنسدان کی حیثیت سے آپ کی کوششوں کا تذکرہ بعض خوبصورت اور دلچسپ واقعات کی صورت میں کیا۔

آخر میں فرینکفرٹ میں واقع پاکستانی قونصل خانہ کے قونصلیٹ محترم ظفر اللہ شیخ صاحب نے خطاب کیا اور بتایا کہ انہیں پروفیسر عبدالسلام کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا وہ واقعی ایک عظیم شخصیت تھے اور پاکستان اور پاکستانیوں سے محبت کرنے والے وجود تھے انہوں نے کہا کہ اب تک ڈاکٹر صاحب کے بارے میں جو کچھ بیان کیا جاچکا ہے اس میں کسی اضافے کی گنجائش ہی نہیں رہی۔

کم و بیش دو گھنٹے تک جاری رہنے والی اس تقریب میں ڈیڑھ صد سے زائد افراد شامل ہوئے جن میں خواتین بھی تھیں۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (جرمنی) کی ٹیم نے تمام کارروائی ریکارڈ کی۔

اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب مرحوم و مغفور کو اپنے پیارے حبیب کے قدموں میں جگہ دے اور ان کے مشن کو جاری رکھنے والے ایسے افراد میں اضافہ کرتا چلا جائے جو سائنسی نقطہ نظر سے بھی توحید باری تعالیٰ کا علم بلند کرنے والے ہوں۔

بقیہ: فرینکفرٹ میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

اس کے بعد مکرم فلاح الدین خان صاحب لوکل امیر فرینکفرٹ نے اپنے خطاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے بعض حسین پہلوؤں کو بیان کرتے ہوئے انہیں اپنانے اور دور حاضر میں احمدیوں پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور عبادت اور دعوت الی اللہ سے متعلق والدین کو بھی تاکید کی کہ

جرمن زبان میں دو نئی کتب کی اشاعت

☆ جماعت احمدیہ جرمنی کے مایہ ناز جرمن ادیب محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش کی ایک نئی کتاب

Frauen im Islam

55 Fragen und Antworten

طبع ہو کر آچکی ہے اور شعبہ اشاعت جرمنی میں دستیاب ہے۔ احباب اس کتاب کو خرید کر پڑھیں اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھائیں۔

قیمت -,10 مارک صرف احباب جماعت کے لئے۔

☆ جرمن زبان میں جماعت احمدیہ کے معروف مترجم محترم شیخ ناصر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی کتاب

Islam 60 Fragen und Antworten

کا دوسرا ایڈیشن طبع ہو چکا ہے اور شعبہ اشاعت میں دستیاب ہے۔ یہ کتاب علمی لحاظ سے بہت اہم اور مفید ہے۔

قیمت -,10 مارک صرف احباب جماعت کے لئے۔

قرآن کریم ناظرہ کے دور اول کی تکمیل

خاکسار کے بیٹے عزیزم نجیب احمد نے ساڑھے سات سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ (الحمد للہ)۔ اس سلسلے میں صدر صاحب جماعت کی زیر صدارت ایک تقریب آمین مقامی نماز سینٹر میں منعقد کی گئی جس میں احباب جماعت نے شرکت کی اور عزیز کو دعاؤں سے نوازا۔

عزیز موصوف مکرم چوہدری منور احمد صاحب کا پوتا، مکرم رانا تصور احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کا بھتیجا اور مکرم چوہدری محمد انور صاحب آف بہاولنگر کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو قرآنی انوار سے کماحقہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور سلسلہ کے لئے مفید وجود بنائے۔ (آمین)

(رانا طاہر احمد۔ Reichelsheim)

اپنے بچوں کی تربیت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق کے تابع کرنے کی کوشش کریں اور خود بھی اعلیٰ اخلاق و عملی نمونہ پیش کریں۔

آخر میں محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے بھی حضرت نبی عربی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پاک زندگی کے بعض ایمان افروز واقعات سنائے اور اس ضمن میں انہوں نے اسلام اور دوسرے مذاہب، خدا تعالیٰ کی ہستی کا تصور، اطاعت الٰہی، مخلوق خدا سے حسن سلوک کے بارے میں نہایت مدلل اور جامع انداز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعض پہلو بیان کئے۔

جلسہ گاہ اور سٹیج کو خوبصورت بینرز سے سجایا گیا تھا کم و بیش تین گھنٹے تک جاری رہنے والے اس جلسہ میں فرینکفرٹ سٹی کے مختلف حلقہ جات سے متعدد احباب اور خصوصاً بچوں کی بھاری تعداد نے شرکت کی۔ اجتماعی دعا کے بعد احباب کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

(رپورٹ: جنرل سیکرٹری فرینکفرٹ سٹی)